REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

ضمیمہ روزنامہ
یوم دوشنبہ ۳ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳ — ۱۱ ہجرت ۱۳۳۸ ہش — ۱۱ مئی ۱۹۵۹ء — نمبر ۱۱۰

30

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۱۰ مئی صبح ½۷ بجے سے شروع ہے۔ جو احباب اپنے بچوں کے لئے تبلیغی و دینی لائن پسند کرتے ہیں۔ وہ اس تاریخ کو انٹرویو کے لئے اپنے بچوں کو بھجوا دیں۔ انٹرویو سے قبل فارم داخلہ پُر کرنا ضروری ہے۔ جو دفتر سے مل سکتا ہے۔ کم سے کم تعلیم پرائمری ضروری ہے۔ (نوٹ) جن طلباء نے امسال میٹرک ایف۔ اے بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ ان کا داخلہ نتیجہ نکلنے کے بعد بھی ہو سکے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

جرمنی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک اور خانۂ خدا کی تعمیر کا آغاز

فرانکفورٹ کے مقام پر مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا

سنگِ بنیاد کی تقریب میں حکومت کے نمائندوں اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی شرکت

فرانکفورٹ (بذریعہ تار) اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں جماعت احمدیہ کو جرمنی میں ایک اور خانۂ خدا تعمیر کرنے اور اس طرح سرزمین تثلیث میں نعرۂ توحید بلند کرنے کی توفیق ملی ہے۔ چنانچہ مغربی جرمنی سے آمدہ برقی اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی میں احمدیہ مشن کے مبلغ انچارج مکرم جناب چوہدری عبداللطیف صاحب نے مورخہ ۸ مئی ۱۹۵۹ء بروز جمعۃ المبارک فرانکفورٹ کے مقام پر اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ مسجد کا سنگ بنیاد رکھ کر اس کی تعمیر کا آغاز کر دیا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک

سرزمین جرمنی میں یہ دوسری مسجد ہے۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت تعمیر کی جا رہی ہے۔ اس سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہمبورگ کے مقام پر ایک عالیشان مسجد تعمیر کروا چکے ہیں۔ ہمبورگ کی مسجد ۱۹۵۷ء میں بنکر مکمل ہوئی تھی۔ اتنے قلیل عرصہ میں حضور ایدہ اللہ کی زیر قیادت جماعت احمدیہ کو یورپ کے ایک انتہائی اہم خطہ میں ایک اور مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملنا حضور ایدہ اللہ کی موعودہ اولوالعزمی اور خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت اور اس کے ہر آن بارش کی طرح برسنے والے افضال کا ایک اور درخشندہ ثبوت ہے۔

خلافت ثانیہ کے مبارک عہد میں یورپ کے اہم شہروں میں سے اب تک لنڈن ہیگ اور ہمبورگ میں عالی شان مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ اس لحاظ سے فرانکفورٹ کی مسجد جس کی تعمیر کا اب آغاز ہوا ہے۔ جرمنی میں دوسری اور سرزمین یورپ میں جماعت احمدیہ کی چوتھی مسجد ہے۔ ان میں سے لنڈن اور ہیگ کی مساجد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر جماعت احمدیہ کی ایثار پیشہ خواتین نے خالصتہً اپنے چندہ سے بنائی ہیں۔

مسجد فرانکفورٹ کی سنگ بنیاد کی تقریب میں ہمارے نومسلم جرمن مبلغ اسلام مکرم جناب عبدالشکور صاحب کنزے اور جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے بہت سے نومسلم احباب کے علاوہ حکومت فرانکفورٹ کے نمائندے بعض دیگر سربرآوردہ حضرات اور نمائندگان پریس خاصی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر احمدیہ مشن مغربی جرمنی کے مبلغ انچارج و امام مسجد ہمبورگ مکرم جناب چوہدری عبداللطیف صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اسلام میں مسجد کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور ان کے سامنے اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کو پیش کیا۔ نمائندگان پریس نے تقریب کے متعدد فوٹو لئے۔ اس طرح یہ بابرکت تقریب جو سرزمین تثلیث میں ایک اور خانہ خدا کی تعمیر کا آغاز کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

سنگ بنیاد کی تقریب سے

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے خاص دُعا کی تحریک

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ تقریباً دو ماہ سے حضور کی طبیعت نقرس اور ٹانگ میں درد کی وجہ سے خراب چلی آ رہی ہے۔ اس بیماری میں جو ادویہ دی جاتی ہیں وہ بہت ضعف کرتی ہیں۔ لہذا کچھ تو ان ادویہ کی وجہ سے اور کچھ بیماری میں مسلسل لیٹے رہنے کی وجہ سے چند دن سے حضور کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ چنانچہ پرسوں سے شدید ضعف اور اعصابی تکلیف کا دورہ شروع ہے۔ جس کی وجہ سے بہت فکر ہو رہا ہے۔ اس کیفیت کے لئے ادویہ شروع کی گئی ہیں اور اللہ تعالےٰ کے خاص فضل سے اس وقت بیماری میں خفیف سا افاقہ نظر آتا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ خاص طور پر انفرادی اور اجتماعی دعائیں حضور کی کامل شفایابی کے لئے کریں۔ نیز صدقات دیں۔ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت عاجلہ کاملہ عطا فرمائے آمین

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد
۹ مئی ۱۹۵۹ء

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۱ رمئی ۱۹۵۹ء

مستورات اور خدمتِ دین

تعمیر مسجد کے لئے طلائی گلوبند کا عطیہ

تاریخ اسلام کے اوراق اس امر کے شاہد ہیں کہ مسلمان عورتوں کی قربانی اپنے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے کسی طرح مردوں سے کم نہیں۔ بلکہ بعض مثالیں تو ایسی ہیں کہ آج بھی انہیں پڑھ کر مردوں کے سر جھک جاتے ہیں۔ فطرتاً عورت تلوار کے جوہر دکھانے کے لئے پیدا نہیں کی گئی۔ لیکن اس میدان میں بھی مسلمان عورتوں کی شجاعت اور دلیری کے کارنامے فقید المثال ہیں۔ جنگ یرموک کے بعد جب اسلامی فوج رومیوں کے مقابلہ کے لئے جا رہی تھی تو ایک روز اس نے دمشق کے قریب ایک مقام پر قیام کیا۔ خالد بن سعید نے جنہوں نے انہی دنوں اُمّ حکیم بنت حارث سے نکاح کیا تھا اسی مقام پر دعوتِ ولیمہ کی تقریب قائم کی۔ مجاہدین اسلام ابھی کھانے سے فارغ نہ ہونے پائے تھے۔ کہ رومی دشمن آن پہنچے۔ مسلمان مجاہد فوراً تیار ہو کر جنگ میں کود پڑے۔ اُمّ حکیم بنت حارث جو اس وقت دلہن بنی بیٹھی تھیں کی اسلامی غیرت بھی بھڑک اُٹھی اور وہ نہایت جرأت اور جوانمردی سے دشمن کے مقابلہ میں مسلمان مردوں کے دوش بدوش لڑیں۔ اور اس جوش اور شجاعت اور دلیری سے رومی دشمنوں سے مقابلہ کیا کہ رومیوں کے سات فوجی آدمی ہلاک کر ڈالے۔

(مصباح نومبر ۱۹۵۸ء)

غزوہ حنین میں کفار نے اس زور سے حملہ کیا کہ میدان جنگ لرز اُٹھا۔ اس موقعہ پر حضرت اُمّ سلمہؓ کی شجاعت کا یہ حال تھا کہ ہاتھ میں خنجر لئے ہوئے منتظر تھیں کہ کوئی سامنے آئے تو اس کا کام تمام کر دیں۔ حضرت ابو طلحہؓ نے ان کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا چاہتی ہوں کوئی کافر قریب آئے تو پیٹ میں بھونک دوں۔

غزوہ خندق میں عورتیں ایک قلعہ میں جمع کر دی گئیں۔ ایک یہودی آیا اور قلعہ کے گرد چکر لگانے لگا۔ حضرت صفیہؓ نے دیکھا تو حضرت حسانؓ سے کہا یہ جاسوس معلوم ہوتا ہے جاؤ اس کو قتل کرو۔ بولے تمہیں معلوم ہے میں اس میدان کا مرد نہیں۔ حضرت صفیہؓ خود اُتریں اور خیمہ کی ایک چوب اُکھاڑ کر اس کو ایسا مارا کہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔

مسلمان عورتوں نے کئی نازک موقعوں پر ترغیب و تحریص سے مردوں کے اندر ایسا جوش پیدا کر دیا کہ جنگ کا نقشہ اُلٹ گیا۔ جنگ یرموک میں مسلمانوں کے لئے نہایت ہی نازک موقعہ تھا۔ عیسائیوں کے لشکر کی تعداد چھ سے دس لاکھ بیان کی جاتی ہے اور روم کا بادشاہ یہ عہد کر کے آیا تھا کہ یا تو میں مسلمانوں کو تباہ کر دوں گا یا خود واپس نہیں آؤں گا۔ مسلمانوں کی تعداد صرف ساٹھ ہزار تھی۔ لشکر کے ایک بازو کو شکست ہو گئی۔ اس موقعہ پر مسلمان عورتوں نے لشکر کو بچایا۔ جو لوگ پیچھے ہٹے ان میں ابو سفیان بھی تھے۔ اس وقت ان کی بیوی ہندہ لکڑی ہاتھ میں لے کر آگے بڑھی اور اپنے خاوند کے گھوڑے پر مار کر کہنے لگی تمہیں شرم نہیں آتی! کفر کی حالت میں تو اسلام کا اس قدر مقابلہ کیا اور اب اسلام کی حالت میں پیچھے بھاگتے ہو۔ ابو سفیان نے چیخ مار کر ساتھیوں کو پکارا اور کہا واپس آؤ۔ یہ بھاگنے کی موت اس موت سے بدتر ہے جو میدان جنگ میں آئے۔ چنانچہ مسلمان پھر آگے بڑھے اور میدان مار لیا۔ یہ عورت کا ایک فقرہ تھا جس نے جنگ کا نقشہ بدل دیا۔ تاریخ میں یہاں تک مرقوم ہے۔ کہ نصف گھنٹہ تک عورتیں خود لڑتی رہیں اور جو ہتھیار ہو گیا تھا۔ چوبیں، رسیاں غرضیکہ جو کچھ کسی کے ہاتھ میں آیا لے کر اس کی حفاظت کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کا لشکر لوٹ کر واپس آ گیا۔

(الازھار لذوات الخمار)

اسی طرح ایران سے ایک جنگ کے موقعہ پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ مسلمان پیس ڈالے جائیں گے۔ اس جنگ میں ایک عورت کے چار لڑکے شریک تھے۔ یہ عورت ایک بڑھیا ماں خنساء نامی تھیں۔ جب بظاہر مسلمانوں کے بچنے کی کوئی اُمید نہ رہی تو اس بڑھیا ماں نے اپنے بچوں کو بلایا اور کہا کہ میں نے تمہارے باپ دادا کی عزت میں کبھی خیانت نہیں کی۔ اور میں امید کرتی ہوں کہ اس خدمت کے صلہ میں جو میں نے تمہارے آباؤ اجداد کی عزت کی حفاظت کرنے میں کی ہے تم آج میری عزت کی حفاظت کرو گے۔ اور میدان سے پیٹھ دکھا کر نہیں بھاگو گے۔ اگر خدا تعالےٰ زندگی دے تو کامیاب ہو کر آؤ ورنہ پیٹھ دکھا کر نہ آؤ۔ اس شیر دل عورت کے لڑکوں نے بھی اس دن ایسی جنگ کی کہ سب نے ان کی تعریف کی۔ اور اللہ تعالےٰ کو بھی اس کا اخلاص ایسا پسند آیا کہ اس کے سب بیٹے زندہ واپس آ گئے۔ (")

صدقہ و خیرات اور مالی قربانی میں بھی مسلمان عورتوں کی بڑی درخشاں مثالیں ملتی ہیں۔ زیور عورت کی بڑی پیاری چیز ہے لیکن کئی مواقع پر خدمت دین کے لئے مسلمان عورت نے اپنی اس عزیز شے کی بھی پرواہ نہیں کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق تھا کہ حضور علیہ السلام عورتوں کو بھی چندہ کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضورؐ نے خطبہ عید میں صدقہ کی تحریک فرمائی۔ عورتوں کا مجمع تھا۔ حضرت بلالؓ دامن پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں اپنے کان کی بالیاں۔ گلے کا ہار اور انگلیوں کے چھلے تک پھینکتی جاتی تھیں۔ ایک عورت نے اپنے ایک بازو کا سونے کا کڑا اُتار کر چندہ میں دیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ بی بی تیرا دوسرا ہاتھ بھی درخواست کرتا ہے کہ اسے دوزخ سے بچایا جائے۔ چنانچہ اس مخلصہ نے اپنا دوسرا کڑا بھی پیش کر دیا۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی ایسی ہی قربانی کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ لنڈن اور ہالینڈ کی مساجد رہتی دنیا تک ہماری احمدی بہنوں کی قربانی کی یادگار ہیں۔ انفرادی طور پر بعض بہنوں کی قربانی بڑی شاندار ہے۔ انہوں نے متعدد موقعوں پر اپنے زیورات اشاعت اسلام کے لئے پیش کئے جن کا ذکر پہلے گاہے بگاہے اخبار میں کیا جاتا رہا ہے۔ اس کی تازہ مثال نصرت محمودہ بیگم بنت محمد طفیل صاحب ولد چوہدری غلام مصطفےٰ خاں صاحب دو ملم کلاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ جنہوں نے اپنا طلائی گلوبند مسجد فنڈ میں ارسال فرمایا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قبول فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اسے عورتوں کی مسجد کے چندہ میں جمع کیا جائے۔ چنانچہ مبلغ -/۲/۶۴۴ روپے میں فروخت ہو کر یہ رقم مسجد ہالینڈ کی مد میں جمع کروا دی گئی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مسجد فرانکفورٹ کا سنگِ بنیاد

(بقیہ صفحہ اوّل)

متعلق آمدہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"فرانکفورٹ ۸ رمئی۔ آج خاکسار نے فرانکفورٹ کے مقام پر اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ جرمنی میں جماعت احمدیہ کی دوسری مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے خاکسار نے اسلام میں مسجد کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور حاضرین کے سامنے اسلام کی بے مثل تعلیم کو پیش کیا۔ تقریب میں ہمارے نومسلم جرمن مبلغ اسلام مکرم ہر عبد الشکور کنزے اور جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے بعض دیگر نومسلم احباب کے علاوہ جرمنی کے بعض سربرآوردہ حضرات نے بھی شرکت کی۔ نمائندگانِ پریس بھی خاصی تعداد میں آئے ہوئے تھے انہوں نے سنگِ بنیاد کی تقریب کے متعدد فوٹو لئے۔ فرانکفورٹ کی مقامی حکومت کا نمائندہ بھی اس موقع پر موجود تھا"

عبد اللطیف
(مبلغ انچارج و امام مسجد ہمبورگ مغربی جرمنی)

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کی تعمیر کو جرمنی میں توحید خالص کے قیام اور اشاعت اسلام کا ایک مؤثر ذریعہ بنائے اور اہل جرمنی کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لا کر آپ کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی توفیق بخشے آمین +